اسلام اور عیسائیت میں مشترک طریقۂ عبادت کا تصور اور عصر حاضر میں اس کی صورتیں: تنقیدی اور تقابلی مطالعہ

The Concepts of Common Worship in Islam and Christianity and its forms in Contemporary era: A Critical and Comparative Study

*ثمرینہ گلزار

**نصرت بانو

***کوثر محمد دین

Abstract

This research paper will investigate what are the common aspects of worship in Islam and Christianity and how they are practiced in modern times. The significance of this study is an Islam and Christianity are both natural and universal religion. Both religions have their own way of worship. In this paper relate the concepts of worship with respect to Islam and Christianity perspective. The purpose of this research is to explore that the Christianity has change a lot with the passage of time. Due to which the original thoughts of worship have vanished. On the other hand Islamic conceptions of worship are built on its original sources and principles even in present time. Worship is an imperative terminology. We can never be talented to recognize other religious terminologies without its sympathetic. So, I need to write this concepts of worship. Worship plays a vital role in the man's life. Common worships in Islam and Christianity such as prayer and fasting impressed seriously and pretentious for human life. It makes the relation strong between man and Allah. It urges

*ایم فل سکالر اورینٹل کالج، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

**ایم فل سکالر اسلامک تھاٹ اینڈ سویلائزیشن، یونی ورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

***ایم اے انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

man to care the rights of others. When we care other's rights our society become as an example of heave. The methodology of this study is critical and comparative.

Keywords: Islam, Christianity, worships, concepts

اسلام اور عیسائیت دونوں ہی الہامی مذاہب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے الہامی تعلیمات نازل فرمائی۔ اور ایسے طریقہ عبادت منتخب کئے جن سے اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ایک تعلق جڑا رہے۔ اسلام کے داعی اول نے اللہ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ عبادت کو اللہ کی مخلوق تک پہنچا دیا تا کہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان رشتہ استوار رہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ عبادت کو اللہ کی خلوق تک پہنچا دیا مگر حضرت عیسیٰؑ کی قوم نے طریقہ عبادت کو ہی بدل دیا۔ اسلام اور عیسائیت میں کچھ طریقہ عبادت آپس میں مماثلت رکھتے ہیں مگر عصر حاضر میں ان مماثل ارکان میں سے کچھ طریقہ عبادت کو بالکل ہی ایک الگ رنگ دے دیا گیا ہے جو اس مذہب کے لئے بالکل بھی موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ طریقہ عبادت سے ہی مذہب کی عکاسی ہوتی ہے جس مذہب کے طریقہ عبادت ہی بدل جائے تو اُس مذہب کی بنیادیں بھی کھوکھلی پڑ جاتی ہیں۔ اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب کی تعلیمات الہامی ہیں اور ان مذاہب کے الہامی ہونے کی مناسبت سے یہ توقع کی جاتی ہیں کہ ان مذاہب کی تعلیمات اور طریقہ عبادت جوں کا توں رہے۔ لیکن عیسائیت کی تعلیات اور طریقہ عبادت میں ردوبدل کر دیا گیا لیکن اسلامی تعلیمات اور طریقہ عبادت جوں کا توں رہا۔ اب مندرجہ ذیل میں دونوں مذاہب کی تعلیمات میں سے مشترک طریقہ عبادت کو بیان کیا جائے گا۔

عبادت کا معنی و مفہوم

عبادت کا لفظ عربی زبان کا ہے اور یہ عربی لفظ "عبد" سے ماخوذ ہے عبد یعبد کا مصدر ہے اس کا مادہ ع۔ب۔د ہے اس کے معنی فرمانبرداری اور عاجزی کے ہیں۔ لسان العرب میں ہے کہ "لغت میں عبادت کے معنی عاجزی کے ساتھ فرمانبرداری کرنے کے ہیں۔ اور اسی سے طریق معبد کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن کا معنی ہے روندا ہوا راستہ اور یہ اس راستے کو کہا جاتا ہے جس پر زیادہ چل کر اسے روندا گیا ہو۔"[1] قائد اللغات میں اس کے معنی ہیں بندگی، اطاعت پوجاپاٹ کرنا، پرستش کرنا، نماز پڑھنا۔[2] اسی طرح مصباح اللغات میں اس سے مراد ہے اللہ کو ایک جاننا، خضوع کرنا، خدمت کرنا، پرستش کرنا۔[3] اسی کتاب میں دوسری جگہ تعبد کے ذیل میں اس سے مراد ہے عبادت کے لئے الگ ہونا، غلام بنانا، اطاعت کے لیے بلانا، غلام جیسا برتاو کرنا۔[4] فیروز اللغات میں بھی کچھ ایسے ہی معنی درج ہیں جیسے اطاعت، بندگی، دعا، نماز، اطاعت وغیرہ۔[5]

---

[1] ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین، علامہ، لسان العرب، نشر ادب الحوزۃ ۱۴۰۵ھ، ج۳، ص ۲۷۳

[2] نشتر، عبد الحکیم، ابو نعیم خان جالندھری، قائد اللغات، حامد اینڈ کمپنی ناشران و تاجران اسلامی کتب، مدینہ منزل ۳۸، اردو بازار لاہور، طبع دوم، ص ۶۳۹

[3] بلیاوی، عبد الحفیظ، مصباح اللغات، مقبول اکیڈمی ۱۹۹، سرکلر روڈ چوک انارکلی لاہور، ص ۵۲۷

[4] ایضاً

عیسائیت اور اسلام میں عبادت کا حکم

اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب میں اللہ کی عبادت کرنا مشترک امور میں سے ہے۔ قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر عبادت کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔[6] یہی وہ (جنت) ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔ یہاں اللہ کی بندگی بجالانے سے مراد اللہ کی عبادت کرتا ہے اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔[7] یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنے انبیاء ورسل کو اسی لفظ عبد یعنی اللہ کی بندگی کرنے والے سے مخاطب کیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ ۔[8] "مسیح اس بات میں عار محسوس نہیں کرتا کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور نہ مقرب فرشتے عار محسوس کرتے ہیں کہ وہ اس کی عبادت کریں۔" حضرت عیسیٰؑ جب اپنی قوم سے مخاطب ہوتے تو وہ خود کو اس طرح متعارف کرواتے کہ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا۔[9] "میں اللہ کا غلام ہوں مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔" پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اس بات کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰؑ کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعتراف اور اپنا بندہ ہونا باعث فخر و نازش ہے وہ بھلا کیوں اس کو عار سمجھیں اور حقیقتاً انسان کی سب سے بڑی سعادت ہی یہ ہے کہ وہ اپنے معبود حقیقی کو پہچان لے اور اپنے گلے میں اس کی بندگی کا طوق ڈال کر اس کی عبادت کریں۔"[10] عیسائیت ایک ایسا مذہب ہے جو اصل میں دین توحید پر مشتمل ہے جس کی گواہی قرآن کریم نے مندرجہ ذیل الفاظ سے دی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ اللهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْھُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔[11] یقین مانو میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ مگر جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کر لیا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون کون ہے حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں۔ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی

---

[5] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، فیروز سنز لمیٹیڈ لاہور، ص۸۸۹

[6] الشوریٰ ۴۲:۲۳

[7] الزمر ۳۹:۲

[8] النساء ۴:۱۷۲

[9] المریم ۱۹:۳۰

[10] کرم شاہ محمد، الازہری، پیر، ضیا القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، طبع پنجم، ۱۹۹۶ء، ج۳، ص۴۲۸

[11] ال عمران ۳:۵۳۔۵۱

وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ درج بالا آیات سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ عیسائیت اصل میں دین توحید پر مشتمل دین ہی ہے لیکن بعد میں عیسائیت نے توحید کو ترک کر دیا اور عیسائیت میں شکوک شبہات پیدا کر کے اس کو ردوبدل کر دیا اور گمراہ کن عقائد اختیار کر لیے جن میں سے دو بڑے عقائد کی وضاحت مندرجہ ذیل میں کی جاتی ہے۔

عقیدہ کفارہ

عیسائیت میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ مسیحؑ نے مصلوب ہو کر ساری دنیا کے گناہوں کا ازالہ کر گئے ہیں اب سب کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو چکا ہے اب کوئی بھی اپنے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ عیسائیوں میں یہ تصور بھی پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب ہونے کے بعد تیسرے دن زندہ ہوئے جس کو ایسٹر کا دن کہا جاتا ہے پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ چالیس دن تک دنیا میں رہے اور پھر دوبارہ واپس آنے کا وعدہ کر کے آسمانوں کی طرف زندہ ہی اٹھ گئے۔[12]

عقیدہ تثلیث

عیسائیت میں تین خداؤں کا تصور پایا جاتا ہے جس میں وہ باپ، بیٹا اور روح القدس کو شامل کرتے ہیں۔ لیکن اس مسئلے میں ان کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے نزدیک باپ، بیٹا اور روح القدس کے مجموعے کا نام خدا ہے۔ اور بعض کا یہ کہنا ہے کہ باپ، بیٹا اور کنواری مریم کے مجموعے کا نام خدا ہے۔ اور بعض کے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ ان تینوں میں سے ہر کوئی ویسا ہی خدا ہے جیسا کہ ان تینوں کے مجموعے کا نام خدا ہے۔

عیسائیوں کو اسلام کے طریقہ عبادت کی طرف بلانے کی دعوت

اسلام ایک دائمی دین ہے جس کی تعلیمات بھی دائمی و ابدی ہیں اس دین میں قیامت تک کے لوگوں کے لئے رہنمائی موجود ہے ۔ یہ ایک ایسا دین ہے جس کا ہر فرد داعی ہے اور ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو اس دین کی طرف بلائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہےكُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔[13]تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔ یہاں اس آیت مبارکہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ہر انسان کو چاہیے کہ وہ دین اسلام کی تبلیغ کرے تاکہ اسلام کو تقویت ملے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ سے یہ حکم دیا ہے کہ عیسائیوں کو اسلام کی طرف بلایا جائے اسلام کے طریقہ عبادت کی دعوت دی جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہےقُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

[12] Mark M. Mattison, The Meaning of the Atonement, p1

[13] ال عمران ۳:۱۱۰

اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔[14] آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو مشترکات کی طرف دعوت دی جائے لہذا طریقہ عبادت کے کچھ طریقے عیسائیوں اور مسلمانوں میں مشترک ہیں جن کی طرف دعوت دینا مسلمانوں کی ذمہ داری ہیں لہذا اسی بات کے پیش نظر یہ پیپر لکھا گیا ہے۔ اہل کتاب میں سے یہود کی نسبت عیسائی لوگ زیادہ اسلام کی طرف رغبت رکھتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دے دیا کہ عیسائیوں کو اسلام کے طریقہ عبادت کی طرف دعوت دی جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔[15] یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور ایمان والوں سے سب سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں، یہ اس لئے کہ ان میں علماء اور عبادت کے لئے گوشہ نشین افراد پائے جاتے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ اس آیت مبارکہ سے اس بات کی دلیل ملتی ہیں کہ یہود کی نسبت عیسائی زیادہ مذہب اسلام کی طرف مائل ہوتے ہیں لہذا عیسائیوں کو مشترکات عبادت کی طرف بلانا چاہیے جس کی تلقین قرآن حکیم دیتا ہے۔

اسلام اور عیسائیت میں مشترک طریقہ عبادت

مسلمانوں اور عیسائیوں میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں جن میں سے کچھ عقائد اور عبادات بھی دونوں مذاہب میں مشترک پائی جاتی ہیں جو ان مذاہب کے الہامی ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔ مندرجہ ذیل میں اب اسلام اور عیسائیت کے مشترکات کا ذکر کیا جائے گا۔

نماز

اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب میں نماز اولین عبادت کا درجہ رکھتی ہے اس لیے دونوں مذاہب میں نماز کی تلقین کی گئی ہے اور نماز کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔[16] "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو۔" اسی طرح نماز کی فرضیت پر زور دیتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَاذْكُرُواْ اللّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔[17] "پھر اے مسلمانو! جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہر حال میں یاد کرتے

[14] آل عمران ۳:۶۴

[15] المائدہ ۵:۸۲

[16] البقرۃ ۲:۴۳

[17] النساء ۴:۱۰۳

رہو، پھر جب تم حالتِ خوف سے نکل کر اطمینان پالو تو نماز کو حسبِ دستور قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے۔" اللہ تعالیٰ نے بھی خاص طور پر قرآن مجید میں یہ حکم دے دیا کہ میری یاد اور میری عبادت کے لئے نماز قائم کرو۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔[18] "بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری عبادت کیا کرو اور میری یاد کی خاطر نماز قائم کیا کرو۔" اسی طرح صاحب اقتدار کو بھی یہ حکم دیا گیا کہ وہ جب ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالے تو زمین میں نماز قائم کرنے کا حکم دے جیسا کہ ارشاد ہے الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ۔[19] "(یہ اہلِ حق) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں تو وہ نماز کا نظام قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا انتظام کریں اور پورے معاشرے میں نیکی اور بھلائی کا حکم کریں اور لوگوں کو برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو نمازوں کا حکم دیا جو کی عیسائیوں کی اہم ترین عبادت میں شامل ہے لیکن ان کی نماز کا طریقہ کیا تھا اس بارے میں ان کی مقدس کتاب انجیل میں کوئی تصریح نہیں ہے سوائے اس کے کہ سجدے میں جا کر عیسیٰؑ نے دعا کی۔[20] اس سے واضح ہوتا کہ ان کی نماز میں کم از کم قیام اور سجدہ تو ضرور تھا۔ اس کے علاوہ مزید نماز کا حال اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کی نماز کس طریقے پر تھی۔

روزہ

روزہ بھی اسلام اور عیسائیت کے مشترک ارکان عبادات میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی دونوں مذاہب میں فرضیت کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔[21] اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اس ہے آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ امت مسلمہ سے مختص نہیں ہے بلکہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قبل بھی پیغمبروں نے اپنی عبادات میں سرفہرست رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ بھی نماز وزکات کی مانند ان احکام میں شامل ہے جو امت اسلامیہ سے مختص نہیں ہیں بلکہ سابقہ امتوں اور پیغمبروں کو بھی اس کا حکم دیا گیا تھا۔ لہذا یہ ایک مشترک رکن عبادت ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں مذاہب میں فرضیت کا درجہ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کی طرح عیسائیوں میں بھی روزہ کا تصور پایا جاتا ہے۔ انجیل کی روایات کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روزے کے بارے میں اپنے حواریوں کو ہدایت بھی فرمائی ہے۔ بائبل میں اس بات کی تاکید بھی ملتی ہے کہ روزہ خوشدلی کے ساتھ رکھا جائے اور چہرہ اداس نہ بنایا جائے اور نہ ہی بھوک

---

[18] طہ ۲۰:۱۴

[19] الحج ۲۲:۴۱

[20] متی، انجیل، باب ۲۶، آیت ۷۶، ص ۳۲۔۳۰

[21] البقرہ ۲:۱۸۳

وپیاس سے پریشان ہو کر چہرہ بگاڑا جائے۔ شریعت عیسوی کے ماننے والوں نے بعد کے دور میں روزے کو خاص اہمیت دی اور نفلی روزے کثرت کے ساتھ رکھے۔ وہ عبادت گزار راہب جو اپنی خانقاہوں میں بیٹھ رہتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے تھے وہ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ عیسائیت کے بعض گروہوں میں روزہ مقصد حیات تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہونے کے بجائے خود مقصد حیات بنا دیا گیا تھا۔

زکاۃ

زکاۃ کا عمل بھی دونوں مذاہب اسلام اور عیسائیت میں ایک مشترکہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام نے غرباء اور ضرورتمندوں مدد کے لئے اخلاق اور قانون دونوں سے کام لیا ہے۔ زکوٰۃ کی صورت میں نقد اور عشر کی صورت میں زمین سے پیدا ہونے والی اجناس پر مقرر و متعین شرح سے آمدنی کا ایک حصہ صاحب صاحب ثروت لوگوں سے قانوناً لیکر ضرورت مندوں کی کفالت کا بندوبست کیا اور یہ کام اسلامی حکومت کے اولین فرائض میں شامل کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ.[22]"وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اختیار و اقتدار دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں"۔ طرح قرآن مجید نے زکوۃ کے مصارف بھی بیان کر دیے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.[23]"زکوٰۃ تو صرف ان لوگوں کے لئے جو محتاج اور نرے نادار مسکین ہوں اور جو اس کی تحصیل پر مقرر ہیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اسلام کی طرف مائل کرنا ہو اور مملوکوں کی گردنیں آزاد کرنے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا ہوا مقرر شدہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم و حکمت والا ہے"۔ زکاۃ کے نصاب اور مصرف کے بارے میں عیسائیت کی مقدس کتاب انجیل میں کوئی واضح تعلیمات نہیں ہیں سوائے اس کے کہ فریسیوں کے جواب میں عیسیٰؑ نے کہا کہ "جو اللہ کا حصہ ہے وہ اللہ کو دو اور جو حصہ قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔"[24] انجیل کی اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ کا یہ قول زکاۃ کے بارے میں تلقین ہی ہے۔" اوصانی بالصلاۃ و الزکاۃ ما دمت حیا" یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکات کی وصیت (ہدایت) کی ہے۔

دعا

دعا ایک ایسا عمل جو عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک عمل ہے۔ اور دونوں مذاہب میں دعا کو اہم ترین عبادت کے مقام پر رکھا جاتا ہے۔ اور اللہ کے ہاں بھی دعا ایک پسندیدہ عمل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَإِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْابِيْ لَعَلَّهُمْ

---

[22] الحج ۲۲:۴۱

[23] توبہ ۹:۶۰

[24] متی، انجیل، باب ۲۲، آیت ۲۱، ص ۲۱

يَرْشُدُوْنَ-[25] جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ-[26] تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑ گڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نہ پسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اسی طرح عیسائیت میں بھی دعا ایک اہم ترین عبادت ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کی انجیل میں ہے کہ "اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہو، تیری بادشاہت آئے، تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی پوری ہو، ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے دے اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر، جیسے ہم بھی اپنے قرض داروں کو معاف کرتے ہیں۔ اور ہمیں آزمائش میں مت ڈال بلکہ برائی سے بچا، کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے۔"[27]

عبادت کا خاص دن مقرر

اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب میں عبادت کے لیے بھی ایک خاص دن مقرر ہے ویسے تو مسلمانوں میں ہر دن ہی عبادت کا دن ہے مسلمان جب چاہے اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں لیکن مسلمانوں میں جمعہ کے دن کی خاص فضیلت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ-[28] اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ اسی طرح عیسائیوں میں اتوار کا دن بہت مقدس دن سمجھا جاتا ہے اس دن عیسائی اپنی عبادت کا خاص اہتمام کرتے ہیں اور گرجاؤں میں عبادت کے لیے جمع ہو جاتے ہیں۔ مشہور عالم جسٹس مارٹر اس عیسائیت میں اس دن کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "ہر اتوار کو کلیسا میں ایک اجتماع ہوتا ہے۔ شروع میں دعائیں اور نغمے پڑھے جاتے ہیں اس کے بعد حاضرین ایک دوسرے کا بوسہ لے کر مبارک باد کہتے ہیں پھر روٹی اور شراب لائی جاتی ہے اور صدر مجلس اس کو لے کر باپ، بیٹے اور روح القدس سے برکت کی دعا کرتا ہے جس پر تمام حاضرین آمین کہتے ہیں۔ کلیسا کے خدام، روٹی اور شراب کو حاضرین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس عمل سے روٹی فوراً مسیح کا بدن بن جاتی ہے اور شراب مسیح کا خون اور تمام حاضرین اسے کھا پی کر دینی عقیدہ کفارہ کو تازہ کرتے ہیں۔"[29]

---

[25] البقرۃ ۲:۱۸۶

[26] الاعراف ۷:۵۵

[27] متی، انجیل، باب ۱۳، آیت ۱۹-۱۶

[28] الجمعہ ۶۲:۹

[29] غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور، طبع ہشتم، ۱۹۸۳ء، ص ۴۳۲

والدین کے ساتھ حسن وسلوک

والدین کے ساتھ حسن وسلوک کے ساتھ پیش آنا بھی عبادات کے زمرے میں آتا ہے۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کی تلقین تقریباہر مذہب کی تعلیم کا خاصہ رہی ہے۔ عیسائیت میں بھی والدین کے ساتھ حسن وسلوک کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ بھی اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ انہیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ماں کے ساتھ حسن سلوک کریں، یہاں باپ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی پیدائش بغیر باپ کے معجزانہ طور پر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے منہ موڑنا اور والدین کی نافرمانی کرنا سرکشی اور بدبختی کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے جیسا کہ عیسیٰؑ نے فرمایا کہ "میں سرکش وبدبخت نہیں ہوں۔" یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا اور ماں کی عزت کرنے والا ہوں۔

توحید

اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب کے مشترکات میں سے توحید پہلے نمبر پر آتی ہیں۔ دونوں مذاہب میں ایک اللہ کو ماننے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اللہ کو ایک ماننا اور اس پر یقین کرنا عبادات کے زمرے میں شامل ہے۔ دین اسلام میں اللہ کو ایک ماننے کی تلقین کی گئی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔[30] تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح عیسائیت میں بھی ایک اللہ کو ماننے کی تلقین کی گئی ہیں۔ جیسا کہ عیسائیت کی مقدس کتاب انجیل میں ہے کہ "یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔"[31] حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر پالنے والا سب کو رزق دینے والا ایک اللہ ہے تو عبادت بھی صرف اسی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نا ٹھہرایا جائے وہ اکیلا ہی تمام کائنات کا نظام چلانے والا ہے وہ خدائے واحد ہے۔

شرک سے ممانعت

شرک سے باز رہنا بھی عبادات کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک سب سے زیادہ ناپسندیدہ گناہوں میں شامل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۔[32]" "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔" شرک ایسا گناہ ہے جس کی اللہ کے معافی نہیں ہے اس لئے اس گناہ کبیرہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام کے ساتھ ساتھ عیسائیت میں بھی شرک سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل میں ہے "یسوع نے اُس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ

---

[30] البقرہ ۲:۱۶۳

[31] مرقس انجیل، باب ۱۲، آیت ۳۰-۲۹

[32] النساء ۴:۴۸

لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔"[33] اسی بات کو قرآن حکیم کی سورت زمر میں یوں بیان کیا گیاقُلْ اِنِّیٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔[34] آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لئے عبادت خالص کرلوں۔ ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب اسلام اور عیسائیت میں شرک کی سختی کے ساتھ مذمت کی گئی ہے۔

توبہ کا حکم

توبہ واستغفار کرنا بھی عبادات کے زمرے میں آتا ہے۔ اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب میں توبہ واستغفار کی تلقین کی گئی ہیں ۔عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل میں ہے کہ "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔"[35] اسی طرح کے الفاظ قرآن حکیم میں بھی موجود ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۔"[36] "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔" اس سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب میں توبہ واستغفار کا عمل مشترک ہے۔ اس لیے دونوں مذاہب کی تعلیمات نے توبہ واستغفار کی تلقین کی ہے۔

خلاصہ بحث

یہ اسلام اور عیسائیت کے مشترکات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں مذاہب اصل میں ایک ہی ہیں۔ ان میں سے فرق صرف یہ ہے کہ دین اسلام مسیحیت کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو واضح طور پر یہی تعلیمات دیں کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے کیونکہ عبادت صرف اسی کا حق ہے اور اس کی ذات کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہ ٹھہرایا جائے نماز اور زکاۃ ادا کی جائے، بڑوں کی عزت کی جائے اور برائی سے روکا جائے۔ جبکہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کو ہی بدل دیا اور حضرت عیسیٰؑ کو الہ کا درجہ دے دیا۔ عیسائیت کی تعلیمات غیر یقینی اور مشکوک ہونے کے باوجود بھی تمام الہامی ادیان میں مشترک رہی ہیں کسی بھی مذہب سے مکالمہ کے لیے اور اسے دین اسلام کی طرف بلانے ضروری ہے کہ ایسے طریقے کے ساتھ اس سے بحث کی جائے جو باہمی غلط فہمیاں دور کرنے اور فریقین کو قریب کرنے کا سبب بنائیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مشترک اموار اور طریقہ عبادت میں مشترک اموار کا داعیوں کو علم ہو۔ لہٰذا دور حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عیسائیوں کو اسلام کی طرف بلایا جائے جو کہ اسلام کا تقاضا بھی ہے کہ اس دین کی تبلیغ کی جائے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلانے کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ایسے طریقے سے بات کی جائے جو دونوں مذاہب میں مشترک ہو۔ کیونکہ مماثلت ہی کسی چیز کو اپنی طرف کھینچنے کا ذریعہ بنتی ہے اس لیے اسلام کی تقویت کے پیش نظر مسلمانوں اور عیسائیوں کے مشترک طریقہ عبادت کو بیان کیا گیا ہے تاکہ عیسائیوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے میں آسانی ہو۔

---

[33] متی، انجیل، باب ۴، آیت ۱۰

[34] الزمر ۳۹:۱۱

[35] متی، انجیل، باب ۳، آیت ۲

[36] الحج ۲۲:۱